میں کوئی مرسل حدیث نہیں کہ کسی مرفوع روایت سے لفظاً یا معناً اس کی تائید نہ ہوتی ہو۔ الغرض یہ کہنا بالکل قرین صواب ہے کہ الموطا سب کے نزدیک صحیح ہے۔

اس بارے میں میں (شاہ ولی اللہ) کہتا ہوں کہ صحاح ستہ کے مصنفین نے اپنی کتابوں میں اور الحاکم نے المستدرک میں اپنی طرف سے پوری کوشش کی ہے کہ مالک کی مرسل احادیث کے موصول اور ان کی موقوف احادیث کے مرفوع ہونے میں روایات کا جو خلا تھا، اسے پر کریں، اس لحاظ سے یہ ساری کتابیں الموطا کی شرحیں اور اس کا اتمام کرنے والی ہیں۔ چنانچہ اس (الموطا) میں کسی صحابی پر ختم ہونے والی کوئی موقوف اور کسی تابعی پر ختم ہونے والی روایت نہیں کہ اس کا ماخذ کتاب و سنت میں نہ ہو ...

حدیث اور سنت

عبدالرحمن بن مہدی کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے معاملے میں مالک بن انس سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی شخص (غلطیوں سے) مامون نہیں رہا"۔ ان کا ایک اور قول ہے۔ حجیت حدیث کے معاملے میں مالک پر کوئی شخص مقدم نہیں۔ عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں:—

> سفیان ثوری امام حدیث ہیں۔ لیکن امام سنت نہیں۔ الاعزاعی امام سنت ہیں۔ امام حدیث نہیں لیکن مالک بن انس دونوں (حدیث و سنت) میں امام ہیں۔

حافظ الصلاح سے اس قول کے معنی دریافت کئے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں سنت سے مراد بدعت کی ضد ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی حدیث کا عالم ہو، لیکن سنت کا عالم نہ ہو۔

اس بارے میں میرا (شاہ ولی اللہ) کہنا یہ ہے کہ اس قول کی شرح تفصیل چاہتی ہے۔ بات یہ ہے کہ معانی و مطالب اور فتاوی کے استنباط کے معاملے میں سلف کے دو گروہ تھے ایک گروہ نے قرآن، حدیث اور آثارِصحابہ جمع کئے اور ان سب سے استنباط کیا۔ اور محدثین کا اصل طریقہ یہی ہے۔ اور